

## اُردو کی بے قدری اور انگریزی کا بھوت!

اُردو زبان کے راستے میں اصل رکاوٹ صرف یہ ہے کہ ہمارے حکمرانوں کا بالائی طبقہ چونکہ خود انگریزی ماحول میں پلا ہوا ہے، اور اُردو لکھنے بولنے پر قادر نہیں ہے، اس لیے وہ چاہتا ہے کہ اس کے جیتے جی ساری قوم پر انگریزی زبان مسلط رہے۔ پھر یہ لوگ اپنی اولاد کی بھی انگریزیت ہی کے ماحول میں پرورش کر رہے ہیں، اور اس بات کا انتظام کر رہے ہیں کہ حکومت کی باگ ڈور آئندہ انہی کی نسل کے قبضے میں رہے۔

اس لیے ۱۹۷۲ء میں بھی اس امر کی کوئی اُمید نہیں کی جاسکتی کہ اُردو زبان کو یہاں کی سرکاری اور تعلیمی زبان بنانے کا فیصلہ ہو جائے گا۔ کمیشن کی تجویز صرف طفل تسلی کے لیے ہے، تاکہ وقت ٹالا جائے اور مطالبہ کرنے والوں کو فی الحال کم از کم دس سال کے لیے چپ کر دیا جائے۔<sup>۱</sup>

ہماری مصیبتوں کا کوئی حل اس کے سوا نہیں ہے کہ ان دیسی انگریزوں سے کسی نہ کسی طرح پیچھا چھڑایا جائے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انگریز خود تو چلا گیا ہے، مگر اس کا بھوت ہمیں چمٹ کر رہ گیا ہے۔ (دسانل و مسائل، سید ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن، ج ۵۹، عدد ۵، فروری ۱۹۶۳ء، ص ۳۱۰)

<sup>۱</sup> جنوری ۱۹۶۳ء میں صدر ایوب خان کی حکومت کے وزیر قانون نے اعلان کیا تھا کہ ۱۹۷۲ء میں ایک کمیشن قائم کیا جائے گا، جو اس بات کا جائزہ لے گا کہ انگریزی کے بجائے کون سی زبان متبادل ہوگی؟ یہ سوال اور اشارہ اسی پس منظر میں ہے، اور یہ ۲۰۲۳ء ہے مگر اس باب میں حالت پہلے سے بھی زیادہ بدتر ہو چکی ہے۔ (ادارہ)